



نام کتاب  
صحیح مسلم  
شریف  
ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: اول

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

تخریج: محمد عظیم حق پیلوئی

تاریخ اشاعت: اپریل ۲۰۱۱ء

لئے کاپی

دار الفکر  
آرڈو بازار لاہور  
042-7221565

DAR-UL-QUDAS

**COPY RIGHT**  
All rights reserved  
Exclusive rights by  
Dar-ul-Qudas Lahore Pakistan.  
No part of this publication may  
be translated, reproduced,  
distributed in any form or by  
any means or stored in a data  
base retrieval system, without  
the prior written permission of  
the publisher.

# فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
92	ایمان کی حقیقت اور اس کے خصائل کا بیان	13	مومن کا اثر
95	نمازوں کا بیان جو اسلام کا ایک رکن ہے	17	امام مسلم کے حالات زندگی
97	اسلام کے ارکان پوچھنے کا بیان	18	علم حدیث کی تعلیم و تحصیل
100	اس ایمان کا بیان جس سے آدمی جنت میں جائے گا	19	کتاب حدیث میں صحیح مسلم کا درجہ
102	ایمان اور شریعت کا پابند جنت میں جائے گا	20	امام مسلم کی دوسری تصانیف
102	اسلام کے ارکان کا بیان اربع	21	مکات
	اللہ و رسول اور دینی احکام پر ایمان لانے کا حکم	26	حرم کی سند امام مسلم تک
104	کرنا اربع	29	مقدمہ صحیح مسلم
	لوگوں کو شہادتین کی طرف بلانے اور اسلام کے	38	بہشت ثلث اور معتبر لوگوں سے روایت کرنا چاہئے اربع
111	ارکان کا بیان	40	رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا کتنا بڑا گناہ ہے
113	جب تک لوگ کلمہ نہ کہیں ان سے لڑنے کا حکم	41	سنی ہوئی بات بغیر تحقیق کئے ہوئے کہہ دینا منع ہے
119	بیان اس بات کا کہ جو شخص اربع	43	طعیف لوگوں سے روایت کرنا منع ہے اربع
122	موحد قطعاً جنتی ہے		حدیث کی سند بیان کرنا ضروری ہے اور وہ دین
	جو شخص اللہ کی خدائی اور اسلام کے دین اور محمد ﷺ	46	میں داخل ہے
	کی پیغمبری پر راضی ہو اوہ مومن ہے	48	حدیث کے راویوں کا عیب بیان کرنا درست ہے
137	اگرچہ کبیرہ گناہ کر بیٹھے	72	مؤمن سے حجت پکڑنا صحیح ہے
138	ایمان کی شاخوں کا بیان		<b>کتاب ایمان</b>
142	جامع اوصاف اسلام کا بیان	86	ایمان اور اسلام اور احسان

COPY RIGHT  
All rights reserved  
Exclusive right of publication  
Dar-ul-Qudas Lahore Pakistan  
No part of this publication may  
be translated, reproduced,  
distributed in any form or by  
any means or stored in a data  
base retrieval system, without  
the prior written permission of  
the publisher.

دارالافتاب  
042-7221565



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
177	کہنے کا بیان	143	خصائل اسلام کی فضیلت الخ
178	اس شخص کا کافر ہونا جو کہے پانی تاروں کی گردش سے پڑا	144	ان خصلتوں کا بیان جن سے ایمان کا مزہ ملتا ہے
182	انصار اور حضرت علیؓ سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے	146	رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنا واجب ہے وغیرہ
183	عبادت کی کمی سے ایمان کا گھٹنا	146	ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے
185	تارک نماز کا حکم	147	ہمسایہ کو ایذا دینا حرام ہے
187	اللہ پر ایمان لانا سب کاموں سے بڑھ کر ہے	148	ہمسایہ اور مہمان کی خاطر داری کی ترغیب وغیرہ
190	شرک سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے	150	بری بات سے منع کرنا ایمان میں داخل ہے وغیرہ
192	کبیرہ گناہوں کا بیان	156	ایمان داروں کا ایمان ایک دوسرے سے کم زیادہ ہونا
196	کبر و غرور اور خود پسندی حرمت اور اس کا بیان	162	جنت میں مومن جائیں گے
198	جو شخص شرک سے پاک ہو وہ مرے تو وہ جنت میں جائے گا	163	دین خیر خواہی، سچائی اور خلوص کو کہتے ہیں
200	کافر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کرنا حرام ہے	166	گناہوں سے ایمان کے گھٹ جانے وغیرہ کا بیان الخ
205	جو شخص مسلمانوں پر ہتھیاراٹھائے وہ مسلمان نہیں	169	منافق کی خصلتوں کا بیان
206	جو شخص مسلمانوں کو فریب دے وہ ہم سے نہیں	171	مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کے ایمان کا بیان
206	رخسار پر مارنا حرام ہے	172	اپنے باپ کے سوا اور کا بیٹا کہلانے والا کافر ہے
207	چغلی خوری سخت حرام ہے	173	اپنے باپ سے پھر جانے، نفرت کرنے والے وغیرہ کا بیان الخ
209	تہنڈ خنٹوں سے نیچے رکھنا منع ہے	174	مسلمان کو گالی دینا، برا کہنا گناہ ہے
211	خودکشی حرام ہے	176	نسب میں طعن کرنے والے اور میت پر چلا کر رونے الخ
216	مال غنیمت چرانا سخت منع ہے	176	اپنے مولیٰ کے پاس سے بھاگے ہوئے غلام کو کافر قیامت کے قریب ایک ہوا چلے گی
218	خودکشی کرنے والا کافر نہ ہوگا		
219	قیامت کے قریب ایک ہوا چلے گی		

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
270	رسول اللہ ﷺ پر وحی اترنے کا بیان	219	معاہدہ کی ترغیب
276	معراج کا بیان	220	مسلمان اپنے اعمال مٹ جانے سے ڈرنا چاہئے
293	صبح ابن مریم الخ	211	مسلمان ہو جائے تو کیا الخ
298	ولقد راہ نزلة اخروی کا بیان	222	اسلام صبح اور ہجرت سے گناہوں کا معاف ہو جانا
304	اس قول کے بارے میں کہ وہ الخ	224	کارگر کی حالت میں نیک کام کرے الخ
305	اس قول کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ الخ	226	ایمان کی چھائی اور خلوص کا بیان
306	اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنوں کو آخرت میں ہوگا	227	دل کے دوسوں کا بیان
308	اللہ تعالیٰ کے دیدار کی کیفیت کا بیان	235	دوسرے کو تو کیا کہے
321	شفاعت کا ثبوت اور موحّدوں کا جہنم	239	موتیٰ کی سزا جہنم ہے
323	سب سے آخر میں نکلنے والا دوزخی	243	ایمان والے حق چھیننے والے شخص کا بیان
327	سب سے ادنیٰ درجہ کے جنتی کا بیان	245	حاکم اپنی رعیت کے حقوق میں خیانت کرے اس کے لئے جہنم ہے
345	نبی اکرم کا یہ بیان کہ الخ	246	کھساروں سے امانت اٹھ جانے کا بیان
349	رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کے لئے دعا کرنے کا بیان	252	اسلام شروع ہوا غربت کے ساتھ
350	کفر پر مرنے والا شخص جہنم میں جائے گا	255	اللہ زمانہ میں ایمان کا مٹ جانا
350	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اپنے قریبی الخ	255	ایمان یا جان جانے سے ڈرنے والے شخص کا بیان
353	حضور ﷺ کی سفارش سے ابوطالب کے عذاب میں تخفیف ہوگی	256	عقوبت ایمان شخص کا بیان
354	دوزخیوں میں عذاب کے لحاظ سے الخ	258	سب اہل حق پہنچ جائیں الخ
355	کفر کی حالت میں رہنے سے کوئی عمل قبول نہیں	260	اللہ کی پیغمبری کا یقین کرنا الخ
356	مومن سے دوستی رکھو	263	اللہ تعالیٰ کا بیان
356	مسلمانوں کا ایک گروہ بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائے گا	266	اللہ تعالیٰ کا بیان جب ایمان مقبول نہ ہوگا



اس کی افادیت محتاج بیان نہیں۔

قرآن وحدیث کی خدمت اور ان کی تشریح وتفہیم کے ذرائع کو عام کرنا ہمارا نصب العین ہے اور یہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین کرام ہماری اس کوشش کو بنظر استحسان دیکھیں گے اور اس پر عمل پیرا ہو کر دعائے خیر کے ساتھ یاد فرمائیں گے۔

بشیر احمد نعمانی

امام الحدیث حجتہ الاسلام حضرت امام مسلم کے

## مختصر حالات زندگی

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ محدثین کرام میں جو بلند پایہ مقام رکھتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ علمائے اسلام کا اگرچہ اتفاق فیملہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے بعد پہلا مرتبہ صحیح بخاری شریف کا ہے اور پھر صحیح مسلم شریف کا، جس سے صحیح مسلم کے جامع حضرت امام مسلم رحمہ اللہ کی عظمت کا کافی اندازہ ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض علماء کا خیال یہ بھی ہے کہ صحیح مسلم شریف کا درجہ اگرچہ صحیح بخاری شریف سے بلند نہیں تو مساوی ضرور ہے کیونکہ صحیح مسلم شریف کی احادیث کافی تحقیقات کے بعد جمع کی گئی ہیں۔ اور بعض اعتبارات سے تحقیقات میں حضرت امام مسلم رحمہ اللہ کا درجہ امام بخاری سے بڑھا ہوا ہے۔

بہر نوع حضرت امام مسلم رحمہ اللہ کا پایہ محدثین کرام رحمہم اللہ میں اس قدر بلند ہے کہ اس درجہ پر امام بخاری رحمہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا محدث نہیں پہنچا اور ان کی کتاب صحیح مسلم شریف اس قدر بلند پایہ ہے کہ صحیح بخاری کے سوا کوئی کتاب اس کے سامنے نہیں رکھی جاسکتی۔

### علامہ ان اور سلسلہ نسب، پیدائش اور وفات:

حضرت امام مسلم کا پورا نام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری بن دروین تھا۔ ابو الحسین آپ کی کنیت تھی اور عساکر الدین لقب تھا۔ قبیلہ بنو قشیر سے آپ تعلق رکھتے تھے جو عرب کا ایک مشہور خاندان تھا اور خراسان کا مشہور شہر نیشاپور آپ کا وطن تھا۔

حضرت امام مسلم ۲۰۳ھ یا ۲۰۶ھ میں باختلاف اقوال پیدا ہوئے لیکن اکثر علماء اور مورخین کی تحقیق یہ ہے کہ آپ کا سنہ ولادت ۲۰۶ھ زیادہ معتبر ہے۔ حضرت امام نووی شارح صحیح مسلم لکھتے ہیں کہ حضرت امام مسلم رحمہ اللہ ۲۰۶ھ میں پیدا ہوئے، ۵۵ سال کی عمر پائی اور ۲۴ رجب ۲۶۱ھ کی اتوار کے دن شام کے وقت وفات پائی اور نیشاپور میں دفن ہوئے۔

### تعلیم و تربیت:

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ نے والدین کی نگرانی میں بہترین تربیت حاصل کی اور اس پاکیزہ تربیت ہی کا یہ اثر تھا کہ اندائے عمر سے آخری سانس تک آپ نے پرہیزگاری اور دینداری کی زندگی بسر کی، کبھی کسی کو اپنی زبان سے برانہ کہا یہاں تک کہ کسی کی غیبت نہیں کی اور نہ کسی کو اپنے ہاتھ سے مارا پیٹا۔



ابتدائی تعلیم آپ نے نیشاپور میں حاصل کی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی ذکاوت و ذہانت اور قوت حافظہ عطا کی تھی کہ بہت تھوڑے عرصہ میں آپ نے رسمی علوم و فنون کو حاصل کر لیا اور پھر احادیث نبوی ﷺ کی تعلیم و تحصیل کی جانب توجہ کی۔

### علم حدیث کی تعلیم و تحصیل:

مورخین کا بیان ہے کہ حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ نے علم حدیث کی تعلیم حضرت محمد بن یحییٰ ذہلی نیشاپوری اور حضرت یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری سے حاصل کی۔ یہ دونوں حضرات اپنے زمانہ کے ائمہ حدیث تھے اور ان کا حلقہ درس نہایت وسیع تھا یہاں تک کہ امام بخاری رحمہ اللہ وغیرہ اکابر محدثین نے بھی ان ہی سے علم حدیث کو حاصل کیا تھا۔

علماء کا بیان ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم تحصیل حدیث کے دوران اپنے استاد محمد بن یحییٰ ذہلی سے ایک مسئلہ میں الجھ پڑے اور یہ نزاع اس قدر بڑھی کہ امام بخاری کے ساتھ امام مسلم کو بھی امام ذہلی کا حلقہ درس ترک کرنا پڑا، یہاں تک کہ حضرت امام مسلم نے اپنی دیانت داری کے باعث امام ذہلی کی ان تمام احادیث کے نوشتوں کو جو احادیث انہوں نے امام ذہلی سے حاصل کی تھیں، امام مذکور کو دے آئے اور پھر ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ یہ اختلاف اصل میں امام بخاری اور امام ذہلی کے درمیان خلق لفظ کے مسئلہ پر ہوا تھا۔ امام بخاری خلق لفظ کے قائل تھے اور امام ذہلی لفظ کو قدیم مانتے تھے۔ امام مسلم نے اس نزاع میں امام بخاری کا ساتھ دیا اور ان کی تائید کرتے رہے۔

مورخین کا بیان ہے کہ جب امام بخاری سے خلق لفظ کے مسئلہ پر امام ذہلی کی نزاع بہت بڑھ گئی تو امام ذہلی نے اپنے خلق درس میں یہ اعلان کر دیا کہ کوئی شخص امام بخاری سے نہ ملے۔ امام ذہلی چونکہ ایک بلند پایہ محدث تھے اور نیشاپور میں ان کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی اس لیے ان کے حکم کی تعمیل کی گئی اور لوگوں نے امام بخاری کے پاس آنا جانا ترک کر دیا لیکن امام مسلم برابر آتے جاتے رہے۔ شاگردوں نے امام ذہلی سے اس کی شکایت کی کہ امام مسلم نے امام بخاری کے پاس آنا جانا ترک نہیں کیا ہے۔ ایک روز امام مسلم حلقہ درس میں شامل تھے کہ امام ذہلی نے حلقہ درس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ”تم میں سے جو شخص خلق لفظ کا قائل ہے اس کو میری مجلس میں شریک ہونا حرام ہے۔“ امام مسلم یہ سنتے ہی اٹھے، اپنی چادر سر پر رکھی اور واپس چلے آئے اور پھر کبھی امام ذہلی کے حلقہ درس میں شامل نہیں ہوئے یہاں تک کہ حدیث کے ان نوشتوں کو بھی جو انہوں نے امام ذہلی سے سن کر لکھے تھے امام ذہلی کو دے آئے اور اس طرح تعلقات کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا۔ اس کے بعد امام مسلم نے اطراف و جوانب کے علاقوں میں تحصیل حدیث کے لیے سفر اختیار کیا۔ حجاز، مصر، رے، یمن اور بغداد گئے اور وہاں کے محدثین کرام سے احادیث کو حاصل کیا۔ ان محدثین میں امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، محمد بن مہران جمال، ابو عسال سعید بن منصور اور ابو مصیب رحمہم اللہ بہت مشہور ہیں۔

### صحیح مسلم کی ترتیب:

ممالک اسلامیہ کے طویل دورے کے بعد حضرت امام مسلم نے چار لاکھ حدیثیں جمع کیں اور ان میں سے ایک لاکھ

حدیثیں کو ترک کر کے تین لاکھ حدیثوں کو یکجا کیا اور پھر ان تین لاکھ حدیثوں کو کافی عرصہ تک جانچ پڑتال کی اور ان میں سے احادیث ہر اعتبار سے مستند ثابت ہوئیں ان کا انتخاب کر کے صحیح مسلم شریف کو ترتیب دیا یعنی تین لاکھ حدیثوں میں سے کچھ زیادہ حدیثیں منتخب کیں اور ان کو صحیح مسلم شریف میں درج کیا اور باقی کو چھوڑ دیا۔

### کتاب حدیث میں صحیح مسلم شریف کا درجہ:

حدیث کی بہت سی کتابیں ہیں جن میں سے علمائے اسلام نے چھ کتابوں کو زیادہ مستند و معتبر قرار دے کر ان کو صحیح کا لقب دیا ہے یعنی صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ترمذی، صحیح ابو داؤد، صحیح نسائی اور صحیح ابن ماجہ۔ اور ان میں سب سے زیادہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو قرار دیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سے کون زیادہ معتبر ہے اور کس کا پایہ بلند ہے اس میں علماء کے درمیان اختلاف رائے ہے۔ بعض صحیح بخاری کو بلند پایہ مانتے ہیں اور بعض صحیح مسلم کو۔ اور بعض نے یہ فیصلہ کیا کہ بعض اعتبارات سے صحیح بخاری کا درجہ بلند ہے اور بعض اعتبارات سے صحیح مسلم کا درجہ بلند ہے۔ چنانچہ ذیل کے اقوال سے اس کی کیفیت واضح ہوتی ہے۔

① حافظ عبد الرحمن بن علی الریج یمنی شافعی کہتے ہیں۔

تنزع قوم فی البخاری ومسلم لدی وقالو ای ذین یقدم

فقلت فاق البخاری صحۃ کما فاق فی حسن الصنعة مسلم

”لوگوں نے میرے سامنے بخاری و مسلم کی ترجیح و فضیلت کے بارہ میں گفتگو کی۔ میں نے کہا کہ صحت میں بخاری اور ترتیب وغیرہ میں مسلم قابل ترجیح ہے۔“

② ابو عمر بن احمد بن حمد ان کہتے ہیں ”میں نے ابو العباس بن عقدہ سے پوچھا کہ بخاری و مسلم میں کون اچھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”وہ بھی عالم (محدث) ہیں اور یہ بھی۔“ میں نے دوبارہ پوچھا تو کہا ”بخاری اکثر غلط بھی لکھ دیتے ہیں۔ شام کے اکثر راوی ایسے ہیں جن کا ذکر بخاری نے کہیں کنیت سے کیا ہے اور کہیں نام سے جس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ دوراوی ہیں لیکن مسلم نے ایسی غلطیاں نہیں کی ہیں اور ہر شخص کی تحقیق کر کے لکھا ہے۔“

③ خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ ”امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں بخاری کی پیروی کی ہے اور بخاری کے قدم بہ قدم

چلے ہیں۔“

④ حافظ ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں کہ ”صحیح مسلم تمام کتب حدیث پر ترجیح رکھتی ہے۔ حافظ ممدوح کا یہ قول ہے کہ ”ما تحت ایدی السماء اصح من کتاب مسلم“ (آسمان کے نیچے صحیح مسلم سے زیادہ صحیح کتاب) (قرآن کریم کے بعد) کوئی نہیں ہے۔

⑤ ابو زرہ رازی اور ابو حاتم امام مسلم کے تاجر علم حدیث کے سبب امام مسلم رحمہ اللہ کو امام علم حدیث شمار کرتے

اور جماعت اہل حدیث کا سرگروہ مانتے ہیں۔



## وفات حضرت امام مسلم:

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ کی وفات کا عجیب واقعہ مورخین نے یہ بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ مجلس مذاکرہ میں کسی نے امام مسلم سے کوئی حدیث دریافت کی۔ حضرت امام مسلم کو اس وقت اس حدیث کی نسبت صحیح علم نہ تھا اس لیے وہ جواب نہ دے سکے اور مکان پر واپس آکر اس حدیث کو تلاش کرنے لگے۔ آپ حدیث کی تلاش میں نوشتوں کو الٹ پلٹ کر رہے تھے، پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا پڑا ہوا تھا، اس میں سے کھجوریں کھاتے جاتے تھے یہاں تک کہ تلاش حدیث میں انہماک کے سبب کھجوروں کا ٹوکرا خالی کر دیا اور اس وقت اس کا احساس ہوا جب کہ حدیث مل گئی۔ اور آپ نے مڑ کر ٹوکرے پر نظر ڈالی۔ کھجوریں زیادہ کھا جانے سے آپ بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں اتوار کی شام کو ۲۴ رجب ۲۶۱ھ کو انتقال فرمایا۔ ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وفات کے بعد میں نے امام مسلم رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا انہوں فرمایا ”خداوند تعالیٰ نے میرے لیے جنت کے ہر مقام کو جائز و مباح کر دیا ہے میں جہاں چاہوں رہوں۔“

ابو علی زعونی رحمہ اللہ کا بیان ہے کسی نے امام مسلم کو خواب میں جنت کے اندر دیکھا اور پوچھا ”کیوں کر نجات نصیب ہوئی۔“ امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اس جزو سے مجھ کو نجات میسر ہوئی جو میرے ہاتھ میں ہے۔“ یہ جزو صحیح مسلم کا تھا۔

## امام مسلم کی دوسری تصانیف:

صحیح مسلم شریف کے علاوہ امام مسلم رحمہ اللہ نے چند اور نہایت مفید و معتمد کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں ① کتاب مسند کبیر۔ ② کتاب الاسماء والکنی۔ ③ کتاب العلل۔ ④ کتاب الصحیان۔ ⑤ کتاب حدیث عمرو بن شعیب۔ ⑥ کتاب مشائخ مالک۔ ⑦ کتاب مشائخ الثوری۔ ⑧ کتاب ادہام المحدثین۔ ⑨ کتاب الطبقات وغیرہ۔



## دیباچہ

از۔ مولانا وحید الزمان

الحمد لله الذي من علينا بالهداية الى دين الاسلام واحكمه في قلوبنا خير احكام وجنبنا من بواطيل  
الوساوس والاهوام بالاقتفاء بسنة نبيه خير الانام عليه افضل الصلوات ماتكررت الليالي والايام  
وتعاقبت الانوار والاطلام وعلى اله واصحابه الكرام۔

بعد حمد ونعت کے فقیر حقیر سراپا تقصیر وحید الزمان عفا عنه النان خدمت میں تمام برداران مسلمین اور شائقین حدیث سید المرسلین ﷺ کے عرض کرتا ہے کہ باوجود ضعف اور ناتوانی اور قلت بضاعت اور بے سروسامانی کے اواخر ۱۳۰۰ھ میں محض بتائید غیبی اور امداد خداوندی چار بڑی بڑی کتابیں حدیث کی مجملہ صحاح ستہ کے اردو میں ترجمہ ہو گئیں یعنی موطا امام مالک اور جامع ترمذی اور سنن ابو داؤد اور سنن نسائی اور اللہ جل شانہ نے اپنے فضل کرم سے ان چاروں کتابوں کو مقبول فرمایا اور صد ہا ہزار ہائے ان کے طالبین نے ہر چہار طرف ولایت ہند کے خرید فرمائے۔ اب شروع چودہویں صدی یعنی ۱۳۰۱ھ ماہ محرم سے یہ فکر پیدا ہوئی کہ اگرچہ حیات مستعار کا اعتبار نہیں اور زندگانی دنیا محض ایک حباب ہے مگر جب تک چند نفس باقی ہیں وہ بھی اگر خدمت حدیث میں صرف ہوں تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت ہے۔ پس اس خیال سے صرف خداوند کریم کی مدد پر بھر و سا کر کے میں نے صحیحین کے ترجمہ میں وقت کو صرف کرنا مناسب جانا اور چونکہ صحیح بخاری کی شروحات اور ترجمے عربی اور فارسی زبان میں بہت ہو چکے ہیں بلکہ حال ہی میں ایک ترجمہ اردو زبان میں بھی شہر مدارس میں چھپنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کے علاوہ جناب نواب فیض ماب معلی القاب خادم سنت سید المرسلین، وارث الانبیاء والمرسلین، حامی شریعت مبین، ناصر دین متین، قاصد بدعات، حاجی ظلمات مجدد قرن ثالث عشر، امام قرن رابع عشر، فخر العلماء والجمہدین، راس المفسرین والمحدثین جناب نواب والا جاہ امیر الملک مولانا سید محمد صدیق حسن صاحب بہادر نے جن کی ہمت والا ہمیشہ ہمیشہ اشاعت دین اور حمایت شریعت متین کی طرف متوجہ رہتی ہے اپنی عالی ہمتی اور اولوالعزمی سے کتاب مستطاب نادر الوجود فتح الباری شرح صحیح بخاری کا چھپوانا مصرف میں شروع فرمایا اور ظاہر ہے کہ شروع بخاری میں فتح الباری کی مثل کوئی شرح نہ بنی



## مقدمہ

## مقدمہ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
 شروع کرتا ہوں میں اللہ جل جلالہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔ سب تعریف لائق ہے اسی پروردگار کو جو پاتا ہے سارے جہان کو اور  
 انجام انہی لوگوں کا ہے جو پرہیزگار ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اتارے حضرت محمد ﷺ پر جو تمام پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں (یعنی  
 نبوت کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات بابرکت پر ختم کر دیا۔ اب دنیا میں آپ کے بعد کوئی پیغمبر نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا) اور تمام  
 نبیوں اور پیغمبروں پر جو ہمارے پیغمبر ﷺ سے پہلے گزرے ہیں جیسے حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ  
 علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ بِتَوْفِيقِ خَالِقِكَ بعد حمد اور صلوٰۃ کے خدا تجھ پر رحم کرے تو نے اپنے پروردگار کی  
 ذُكِّرْتَ أَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَخْرِ عَنْ تَعْرِفِ جُمْلَةِ تَوْفِيقِ سَازِگار کی اور کو فرماتے ہیں) کہ تیرا قصہ  
 الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سُنَنِ یہ ہے کہ تلاش کرے ان سب حدیثوں کو جو رسول اللہ سے روایت  
 الذِّهْنِ وَأَخْكَامِهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّوَابِ کی گئی ہیں دین کے طریقوں اور حکموں میں۔ (یعنی مسائل کی  
 وَالْعِقَابِ وَالْتَرْغِيبِ وَالْتَرْهِيْبِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ حدیثیں جو فقہ سے متعلق ہیں۔) اور ان حدیثوں کو جو ثواب اور  
 سُؤْفِ الْأَنْبِيَاءِ بِالْأَسَانِيدِ الَّتِي بِهَا نُقِلَتْ عقاب اور خوشخبری اور ڈرانے کے لیے ہیں (یعنی فضائل اور اخلاق  
 وَلِذَلِكَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيهَا يَنْتَهَمُونَ فَأَرَدْتُ أَنْ رَسَدَكَ اللَّهُ کی حدیثیں) اور ان کے سوا اور باتوں کی سندوں کے ساتھ جن کی رو  
 أَنْ تُوقِفَ عَلَى جُمْلَتِهَا مَوْلَفَةً مُخَصَّصَةً وَسَلَّطْتَنِي أَنْ سے وہ حدیثیں نقل کی گئی ہیں اور جن کو علماء حدیث نے جاری رکھا  
 الْمُخَصَّصَ لَكَ فِي التَّأْلِيفِ بِلَا تَكَرُّارٍ يَكْتَفُرُ فَإِنَّ ذَلِكَ ہے اپنے میں (یعنی مشہور و معروف سندیں) تو تیرا مطلب یہ تھا اللہ  
 رَقَعْتُ بِمَا يَشْغَلُكَ عَمَّا لَهُ فَصَدْتُ مِنَ التَّفَهُّمِ تجھ کو ہدایت کرے کہ تو ان سب حدیثوں سے واقف ہو جائے اس  
 لَهَا وَالْإِسْتِنْبَاطَ مِنْهَا وَلِلَّذِي سَأَلْتَ أَكْرَمَكَ اللَّهُ طرح سے کہ وہ سب حدیثیں ایک جگہ جمع ہوں اور تو نے یہ سوال  
 حِينَ رَجَعْتُ إِلَى تَدْبِيرِهِ وَمَا تَوَلَّى بِهِ الْحَالُ إِنْ شَاءَ کیا تھا کہ میں ان سب حدیثوں کو اختصار کے ساتھ تیرے لیے جمع  
 اللَّهُ عَاقِبَةُ مَحْمُودَةٍ وَمَنْفَعَةٌ مُوجُودَةٌ وَظَنَنْتُ حِينَ کروں اور اس میں تکرار نہ ہو کیونکہ اگر تکرار ہوگی (اور طول ہوگا)  
 سَأَلْتَنِي تَحْشُمُ ذَلِكَ أَنْ لَوْ عَزَمَ لِي عَلَيْهِ وَقُضِيَ لِي تو تیرا مقصد جو حدیثوں کو سمجھنا اور ان میں غور کرنا ہے اور ان سے



تَمَامُهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يُصِيبُهُ نَفْعُ ذَلِكَ إِيَّايَ خَاصَّةً قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ لِأَسْبَابٍ كَثِيرَةٍ يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْوَضْفُ إِلَّا أَنَّ جُمْلَةَ ذَلِكَ أَنَّ صَبْطَ الْقَلِيلِ مِنْ هَذَا الشَّانِ وَاتِّقَانَهُ أَبْسَرُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُعَالَجَةِ الْكَثِيرِ مِنْهُ وَلَا سِبْماً عِنْدَ مَنْ لَا تَمَيِّزَ عِنْدَهُ مِنَ الْعَوَامِّ إِلَّا بِأَنْ يُوقِفَهُ عَلَى التَّمْيِيزِ غَيْرُهُ فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ فِي هَذَا كَمَا وَصَفْنَا فَالْقَصْدُ مِنْهُ إِلَى الصَّحِيحِ الْقَلِيلِ أَوَّلَى بِهِمْ مِنْ أَزْدِيَادِ السَّقِيمِ وَإِنَّمَا يُرْجَى بَعْضُ النِّفْعَةِ فِي الْإِسْتِخَارِ مِنْ هَذَا الشَّانِ وَجَمْعُ الْمُكَرَّرَاتِ مِنْهُ لِحَاصَّةٍ مِنَ النَّاسِ يَمُنُّ رُزْقَ فِيهِ بَعْضُ التَّبَقُّطِ وَالْمَعْرِفَةِ بِأَسْبَابِهِ وَعِلَلِهِ فَذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَنْجُمُ بِمَا أَوْتِيَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الْإِسْتِخَارِ مِنْ جَمْعِهِ فَأَمَّا عَوَامُّ النَّاسِ الَّذِينَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنْ أَهْلِ التَّبَقُّطِ وَالْمَعْرِفَةِ فَلَا مَعْنَى لَهُمْ فِي طَلَبِ الْكَثِيرِ وَقَدْ عَجَزُوا عَنْ مَعْرِفَةِ الْقَلِيلِ.

مسائل نکالنا ہے وہ جاتا رہے گا اور تو نے جس بات کا سوال کیا خدا تجھ کو عزت دے جب میں نے اس میں غور کیا اور اس کے انجام کو دیکھا تو خدا چاہے اس کا انجام اچھا ہو گا اور بالفعل بھی اس میں فائدہ ہے (یعنی حال اور مال دونوں کے فائدے کی بات ہے) اور میں نے یہ خیال کیا جب تو نے مجھے اس بات کی تکلیف دی کہ اگر یہ کام مجھ سے ہو جائے تو دوسروں سے پہلے خود مجھے ہی فائدہ ہو گا کئی سببوں سے جن کا بیان کرنا طول ہے مگر خلاصہ یہ ہے کہ اس طور سے تھوڑی حدیثوں کو یاد رکھنا مضبوطی اور صحت کے ساتھ آسان ہے آدمی پر بہت سی حدیثوں کو روایت کرنے سے (بغیر ضبط اور اتقان کے کیونکہ اس میں ایک طرح کا خلجان پیدا ہوتا ہے) خاص کر عوام کو بڑا فائدہ ہو گا جن کو تمیز نہیں ہوتی کھوٹی کھری حدیث کے بغیر دوسرے کے بتلائے ہوئے اور جب حال ایسا ہو جیسا ہم نے اوپر بیان کیا تو تھوڑی صحیح حدیثوں کا بیان کرنا ان کے لیے بہتر ہے بہت ضعیف حدیثوں سے اور بہت سی حدیثیں بیان کرنا اور مکررات کو جمع کرنا (خاص خاص شخصوں کو فائدہ دیتا ہے جن کو علم حدیث میں کچھ واقفیت ہے اور حدیث کے اسباب اور علتوں کو وہ پہچانتے ہیں ایسا شخص البتہ بوجہ اپنی واقفیت اور معرفت کے بہت حدیثوں کے جمع کرنے سے فائدہ اٹھائے گا لیکن عام لوگ جو برخلاف ہیں خاص لوگوں کے جو صاحب واقفیت و معرفت ہیں ان کو کچھ حاصل نہیں بہت حدیثوں کے طلب کرنے میں جب کہ وہ تھوڑی حدیثوں کے پہچانے سے عاجز ہیں (یعنی جس قدر کم حدیثیں انہوں نے دیکھی ہیں ان ہی کے پہچانے کی اور صحیح کو ضعیف سے تمیز کرنے کی استعداد ان میں نہیں تو بہت حدیثوں سے وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ثُمَّ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ مُبْتَدِئُونَ فِي تَحْرِيجِ مَا سَأَلْتَ وَتَأْلِيْفِهِ عَلَى شَرِيطَةٍ سَوْفَ أَذْكُرُهَا لَكَ وَهُوَ إِنَّا نَعْمِدُ إِلَى جُمْلَةٍ مَا أَسْنَدَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

پھر اگر خدا نے چاہا تو ہم ان حدیثوں کے بیان کرنے میں جن کے لیے تو نے فرمائش کی ہے ایک شرط پر چلیں گے جو بیان کرتے ہیں وہ شرط یہ ہے کہ ہم ان سب حدیثوں کی طرف قصد کرتے ہیں جو

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سے منسداً (یعنی متصلاً) ایک راوی نے دوسرے سے سنا ہو رسول اللہ ﷺ تک روایت کی گئی ہیں۔ (سب حدیثوں سے مراد اکثر حدیثیں ہیں اس لیے کہ سب منسند حدیثیں اس کتاب میں نہیں ہیں۔) پھر ان کو تقسیم کرتے ہیں تین قسموں پر اور راویوں کے تین طبقوں پر، (پہلا طبقہ تو حافظ اور ثقہ لوگوں کی روایتوں کا، دوسرا متوسطین کا تیسرا ضعیفاء اور متروکین کا مگر مصنف نے اس کتاب میں پہلی قسم کے بعد دوسری قسم کی حدیثوں کو بیان کیا ہے پر تیسری قسم کو مطلق ذکر نہیں کیا اور حاکم اور بیہقی نے کہا کہ اس کتاب میں سب سے پہلی قسم کی حدیثیں ہیں اور دوسری قسم کی حدیثیں بیان کرنے سے پہلے مسلم مر گئے۔) بغیر تکرار کے۔ مگر جب کوئی ایسا مقام ہو جہاں دوبارہ حدیث کا لانا ضروری ہو اس وجہ سے کہ اس میں کوئی دوسری بات زیادہ ہو یا کوئی ایسی اسناد ہو جو دوسری اسناد کے پہلو میں واقع ہو کسی علت کی وجہ سے تو وہاں تکرار کرتے ہیں۔ (یعنی دوبارہ اس حدیث کو نقل کرتے ہیں۔) اس لیے کہ جب کوئی زیادہ ہوئی حدیث میں جس کی احتیاج ہے تو وہ مثل ایک پوری حدیث کے ہے۔ پھر ضروری ہے اس سب حدیث کا ذکر کرنا جس میں وہ بات زیادہ ہے یا ہم اس زیادتی کو جدا کر لیں گے پوری حدیث سے اختصار کے ساتھ اگر ممکن ہو یعنی ایک حدیث میں ایک جملہ زیادہ ہے جس سے کوئی بات کام کی نکلتی ہے اور وہ جملہ جدا ہو سکتا ہے تو صرف اس جملہ کو دوسری اسناد بیان کر کے نقل کر دیں گے اور ساری حدیث دوبارہ نہ لائیں گے مگر ایسا جب کریں گے کہ اس جملہ کا علیحدہ ہونا حدیث سے ممکن ہو۔ (نوویؒ نے کہا کہ اس مسئلہ میں علماء حدیث کا اختلاف ہے یعنی حدیث کا ایک ٹکڑا علیحدہ روایت کرنے میں بعضوں کے نزدیک مطلقاً منع ہے کیونکہ روایت بالمعنی ان کے نزدیک جائز نہیں بلکہ حدیث کو لفظ بلفظ نقل کرنا چاہیے اور بعضوں کے نزدیک اگرچہ روایت بالمعنی جائز ہے مگر حدیث کا



عیبوں کے پہچاننے کی لیاقت نہیں تیری خواہش کا قبول کرنا ہم پر آسان ہو گیا۔ (اس لیے کہ جس کام کی ضرورت ہوتی ہے اس کا کرنا آسان ہوتا ہے۔)

## باب وجوب الروایۃ عن الثقات وترك الكذابين

باب: ہمیشہ ثقہ اور معتبر لوگوں سے روایت کرنا چاہیے اور جن لوگوں کا جھوٹ ثابت ہو ان سے روایت نہ کرنا چاہیے

وَأَعْلَمَ وَفَقَكَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيزَ بَيْنَ صَحِيحِ الرِّوَايَاتِ وَسَقِيمِهَا وَثِقَاتِ النَّاقِلِينَ لَهَا مِنَ الْمُتَهِمِينَ أَنْ لَا يَزْوِي مِنْهَا إِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخْرَجِهِ وَالسَّتَارَةَ فِي نَاقِلِهِ وَأَنْ يَتَّقِيَ مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ أَهْلِ التَّهْمِ وَالْمَعَانِدِينَ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعِ.

جان لو! خدا تجھ کو توفیق دے جو شخص صحیح اور ضعیف حدیث میں تمیز کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور ثقہ (معتبر) اور متہم (جن پر تہمت لگی ہو کذب وغیرہ کی) راویوں کو پہچانتا ہو اس پر واجب ہے کہ نہ روایت کرے مگر اس حدیث کو جس کے اصل کی (۱) صحت ہو اور اس کی (۲) نقل کرنے والے وہ لوگ ہوں جن کا عیب فاش نہ ہو اور اور بچے ان لوگوں کی روایت سے جن پر تہمت لگائی گئی ہے یا جو عناد رکھتے ہیں بدعتی۔

تشریح: نوویؒ نے کہا کہ علماء نے اتفاق کیا ہے کہ جو بدعتی ایسا ہو جس کی بدعت نے اس کو کفر تک پہنچا دیا ہو اس کی روایت تو بالاتفاق مقبول نہیں اور جس کی بدعت کفر تک نہیں پہنچی اس کی روایت قبول کرنے میں اختلاف ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ اس کی روایت مقبول ہے، بشرطیکہ وہ روایت اس کی بدعت کی تائید میں نہ ہو اور صحیحین وغیرہا میں بہت سی روایتیں ان لوگوں سے منقول ہیں جو بدعت میں گرفتار تھے اصل یہ ہے کہ جو بدعتی عناد رکھتا ہو یعنی تعصب کہ جھوٹی روایت اپنی تائید کے لیے نقل کرنا جائز رکھے جیسے روافض میں سے ایک فرقہ خطابیہ جو اپنی قوم کے فائدے کے لیے جھوٹی گواہی دینا جائز رکھتا ہے۔ اس کی روایت قبول نہیں ہوگی اور جو بدعتی سچا ہو اور اس کی عدالت، روایت میں معلوم ہو اس کی حدیث قبول کی جائے گی۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الَّذِي قُلْنَا مِنْ هَذَا هُوَ اللَّازِمُ وَدُونَ مَا خَالَفَهُ قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ.

اور دلیل اس پر جو ہم نے کہا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا: ”اے دُورِ مَا خَالَفَهُ قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ.“

تشریح: ایک شخص کو حضرت علیؓ نے ایک قوم سے زکوٰۃ لینے کو بھیجا وہ (بسی والے) اس کے استقبال کو نکلے۔ اسلام سے پہلے اس قوم میں اور اس کی قوم میں بیر تھا، یہ ڈرا کہ میرے مارنے کو نکلے لانا بھاگا، مدینے میں آکر مشہور کر دیا کہ فلاں قوم مرتد ہو گئی۔ حضرت علیؓ ان پر فوج بھیجتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ فاسق کی شہادت مقبول نہیں۔

وَقَالَ عَلِيٌّ تَنَازُلُهُ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَقَالَ لَا تَعْلَمُوا وَأَشْهَدُوا ذَوِي عَدْلٍ مِنْكُمْ، فَذَلَّ مَا قَالُوا مِنْ هَذِهِ الْأَيِّ أَنَّ خَيْرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ عَنِ الْقَبُولِ وَأَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ مَرْدُودَةٌ.

دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور گواہ کرو دو مردوں کو یا ایک مرد اور دو عورتوں کو جن کو تم پسند کرتے ہو۔“ (گواہی کے لیے یعنی جو سچے اور نیک معلوم ہوں۔) اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ”گواہ کرو دو شخصوں کو جو عادل ہوں۔“ تو ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ فاسق کی بات بے اعتبار ہے اور قبول کے لائق نہیں۔ اور جو شخص عادل نہ ہو اس کی گواہی مردود ہے۔

وَالْحَبْرُ وَإِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ الْأَشْيَاءِ فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِي أَكْثَرِ مَعَانِيهِمَا إِذَا كَانَ خَيْرُ الْفَاسِقِ غَيْرَ مَقْبُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا أَنَّ شَهَادَةَ مَرْدُودَةً عِنْدَ جَمِيعِهِمْ.

اور حدیث بیان کرنے اور گواہی دینے میں اگرچہ کچھ فرق ہے مگر وہ دونوں شریک ہیں ایک بڑے مطلب میں جب کہ علماء کے نزدیک فاسق کی حدیث مقبول نہیں ایسے ہی سب کے نزدیک فاسق کی گواہی مردود ہے۔

تشریح: یہ ایک اعتراض کا جواب ہے کہ جو آیتیں اوپر بیان ہوئیں ان سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ فاسق کی گواہی مقبول نہیں پر حدیث اس کی مردود ہونا ان سے ثابت نہیں ہوتا۔ جواب یہ ہے کہ حدیث اور گواہی دونوں درحقیقت ایک ہیں اگرچہ بعض باتوں میں کچھ فرق ہے وہ فرق یہ ہے کہ گواہی میں آزادی اور مرویت اور عدد (یعنی دو گواہ) شرط ہے اور حدیث میں یہ شرط نہیں، غلام، عورت اور ایک شخص کی حدیث تو مقبول ہے پر دونوں میں یہ ضرور ہے کہ اسلام ہو، عقل ہو، بلوغ ہو، عدالت ہو، مرویت ہو، ضبط اور حفظ ہو، تحمل اور ادائے وقت۔ (تحمل وہ وقت جب حدیث سنے یا دیکھے اور اداء وہ وقت جب اس کو بیان کرے کسی سے اسی طرح گواہی میں ایک تحمل کا وقت ہے یعنی جب واقعہ سنے یا دیکھے اور ایک اداء کا یعنی جب قاضی کے سامنے گواہی دے۔) اندھے کی گواہی میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک جائز ہیں اور امام مالکؒ اور ایک جماعت کے نزدیک جائز ہے اور حدیث اس کی بالاتفاق مقبول ہے۔ اسی طرح بلوغ کی شرط حدیث کے اداء کے وقت ہے نہ تحمل کے وقت تو لڑکپن میں راوی جو سنے اور بلوغ کے وقت بیان کرے تو اس کی روایت مقبول ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا مگر بعضوں کا یہ کہ جب ہے کہ تحمل کے وقت بھی بلوغ ضرور ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ بلوغ نہ تحمل کے وقت شرط ہے نہ اداء کے وقت اور یہ دونوں مذہب شاذ اور جمہور علماء کے خلاف ہیں۔ (نووی)

وَقَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُتَكَبِّرِ مِنَ الْأَخْبَارِ فَتَحْصُوا دَلَالََةَ الْقُرْآنِ عَلَى نَفْيِ خَيْرِ الْفَاسِقِ. وَهُوَ الْأَكْثَرُ الْمَشْهُورُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ «مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَافِرِينَ».

اسی طرح حدیث شریف سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ منکر روایت کا بیان کرنا (جس کے غلط ہونے کا احتمال ہو) درست نہیں جیسے قرآن سے معلوم ہوتا ہے اور وہ حدیث وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ سے بہ شہرت منقول ہے کہ فرمایا آپ نے: ”جو شخص مجھ سے حدیث نقل کرے اور وہ خیال کرتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ خود جھوٹا ہے۔“

تشریح: یعنی گواہی نے جھوٹ نہیں بنایا پھر جب اس کو خیال ہے کہ اس حدیث کی صحت کا یقین نہیں ہو سکتا تو اس کو بیان کرنا کیا ضروری



ہے، اگر اس پر بھی بیان کیا اور اس کا عیب ظاہر نہ کیا تو جھوٹوں میں وہ بھی شریک ہو گیا۔ یعنی اس پر بھی انتہائی دبا ہوا جتنا جھوٹی حدیث بنانے والے پر۔ امام مسلمؒ نے اس حدیث کو مشہور کہا کیونکہ یہ حدیث مختلف الفاظ سے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے ہزار نے اپنی سند میں بیان کیا کہ چالیس صحابیوں سے یہ حدیث اس نے روایت کی ہے اور ابو بکر صیرنی نے لکھا ہے کہ وہ ساٹھ صحابیوں سے مروی ہے اور ابن مندہ نے کہا کہ ستاسی صحابیوں سے اور بعضوں نے کہ باسٹھ صحابیوں سے اور ان میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں اور کوئی حدیث سو اس حدیث کے ایسی نہیں جس کو سب عشرہ مبشرہ نے روایت کیا ہو یا ساٹھ صحابیوں سے زیادہ نے روایت کیا ہو اور بعضوں نے اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث دو سو صحابیوں سے منقول ہے اور بخاری اور مسلمؒ دونوں نے نقل کیا اس حدیث کو۔

## بَابُ تَغْلِيظِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۱- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ۱- امام مسلمؒ نے اپنی اسناد سے روایت کیا سمرہ بن جندبؓ اور مغیرہ رضی اللہ عنہ قالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ. بن شعبہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے فرمایا۔ (یعنی وہی حدیث کہ جو اوپر گزری کہ جو شخص مجھ سے حدیث نقل کرے اور وہ سمجھتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ خود جھوٹا ہے۔)

تشریح: اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ آنحضرت ﷺ پر جھوٹ باندھنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے جیسے آگے کی روایتوں میں ہے کہ جو ایسا کرے گا اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا تو معلوم ہوا کہ وہ ضرور جہنم میں جائے گا پر اگر مومن ہے تو جہنم سے نکلے گا کیونکہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ موحّد ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا اگرچہ کتنا ہی گنہگار ہو دوسرے یہ کہ جس حدیث کے جھوٹ ہونے کا ظن ہو اس کو نقل کرنا بھی درست نہیں ہے جب اس کے ساتھ یہ بات بھی کہہ دے یا لکھ دے کہ یہ حدیث منکر ہے یا ضعیف ہے یا اس میں یہ علت ہے تو درست ہے اور جائز ہے۔ محدثین کے نزدیک اس لیے کہ محدثین نے اپنی کتابوں میں تمام قسم کی حدیثوں کو بیان کیا ہے یہاں تک کہ موضوعات کو بھی تیسرے یہ کہ اگر نقل کرنے والے کے خیال میں غلطی ہو یعنی وہ جھوٹی حدیث کو صحیح سمجھ کر بیان کرے تو اس پر گناہ نہیں جیسے حاکمؒ اور ابن ماجہؒ نے بعض حدیثوں کو صحیح خیال کر کے روایت کیا ہے۔ چوتھی یہ کہ ہر قسم کی حدیث خواہ احکام ہو خواہ فضائل یا اخلاق میں سب میں یہی حکم ہے اور کرامیہ کے نزدیک فضائل اور اخلاق میں حدیث بنالیا درست ہے اور یہ ان کی انتہاء جہالت ہے۔ (نودی مع زیادہ)

۲- عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجْ مَتَّجِجًا جَهَنَّمَ مِثْلَ بَلْعِ النَّارِ» ۲- ربیع بن جرّاشؓ نے روایت ہے اس نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ خطبہ پڑھ رہے تھے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: "مت جھوٹ باندھو میرے اوپر، جو کوئی میرے اوپر جھوٹ باندھے گا وہ جہنم میں جائے گا۔"

(۱) جامع الترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی من روی حدیثا وهو یری انه کذب (۲۶۲۲) وابن ماجہ المقدمة، باب من حدث عن رسول الله وهو یری انه کذب (۳۱) مسند احمد، کتاب اول مسند الکوفیین، رقم الحدیث (۱۷۷۳۷)  
(۲) صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الم من کذب علی النبی (۱۰۶)۔ والترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی تعظیم الکذب علی رسول الله (۲۶۲۵) وابن ماجہ، کتاب السنة (۳۱)۔ وتحفة الاشراف (۱۰۸۷)۔ مسند احمد، کتاب مسند العشرة المبشرين الجنة، رقم الحدیث (۵۹۵، ۵۵۱)

تشریح: یعنی لائق ہو گیا جہنم میں جانے کے اب اگر خدا معاف کر دے تو جہنم سے چھٹکارا ہو سکتا ہے جیسے سب کبیرہ گناہوں میں ہے بعضوں نے کہا یہ بددعا ہے جھوٹی حدیث بنانے والے کے لیے یعنی خدا اس کو جہنم میں داخل کرے۔

۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أَخْذُكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» ۳- انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے بہت حدیثیں بیان کرنے سے یہی بات روکتی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی: "جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم سے بنالے۔"

۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» ۴- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔"

۵- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمَغِيرَةَ أَمِيرَ الْكُوفَةِ قَالَ فَقَالَ الْمَغِيرَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «إِنْ كَذَبَا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبِ عَلَيَّ أَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» ۵- علی بن ابی ربیعہؓ والیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں مسجد میں آیا اور ان دونوں مغیرہ بن شعبہؓ کو فہ کے حاکم تھے تو مغیرہؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: "میرے اوپر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں ہے جیسے اور کسی پر جھوٹ باندھنا (کیونکہ اور کسی پر جھوٹ باندھنے سے جھوٹ بولنے والے کا نقصان ہو گا یا جس پر جھوٹ باندھا اس کا بھی یا اور دو تین آدمیوں کا سہی۔ پر رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے ایک عالم گمراہ ہو گا اور دنیا کو نقصان پہنچے گا) پھر جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔"

۶- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ «إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبِ عَلَيَّ أَحَدٍ» ۶- ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس میں (ان کذباً علی لیس ککذب علی احد) کے الفاظ نہیں ہیں۔

۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» ۷- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔"

۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» ۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔"

(۳) مسند احمد، کتاب باقی مسند المکثرین، رقم الحدیث (۱۱۵۰۳)  
(۴) صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الم من کذب علی النبی (۱۱۰)۔ مسند احمد، کتاب باقی مسند المکثرین، رقم الحدیث (۷۹۱۸)  
(۵) صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الم من کذب علی النبی (۱۱۰)۔ مسند احمد، کتاب اول مسند الکوفیین، رقم الحدیث (۱۷۷۳۷)  
(۶) سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب، رقم الحدیث (۳۳۳۰)

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ

باب: سنی ہوئی بات (بغیر تحقیق کیے ہوئے)



